رکھدیا۔ قرابت کا واسطہ دیکر کہنے لگا بس محمد بس واپس جاکر پندرہ روز تک گھر سے باہر نہ نکلا۔ ابوجہل نے آکر طعنہ دیا بس عتبہ تم پر بھی اسکا جادو چل گیا۔ عتبہ نے جواب میں کہا محمد نے جو کلام پیش کیا نہ وہ جادو تھا اور نہ کہانت تھی اور نہ شعر۔ یہ کلام تو ایسی دلربائی و رعنائی لئے اندر لئے ہوئے ہے کہ آجتک میں نے کسی کی زبان سے ایسا کلام نہیں سنا۔ نجاشی کے دربار میں جب حضرت جعفر نے سورہ مریم کی تلاوت کی تو اسکی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔

خود سرور رسل جب قرآن شریف سنتے یا تلاوت فرماتے تو چشم مبارک سے آنسو موتیوں کی لڑیاں بنکر ٹپکنے لگتے اور آپ پر رقت طاری ہوجاتی۔ قرآن ہی وہ کتاب ہے جو مخالف و موافق۔ شاہ و گدا۔ جاہل و عالم سب پر اپنا مقناطیسی اثر کرتی ہے۔ صرف انسان ہی نہیں اگر پہاڑ پر بھی نازل ہوتا تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہوجاتا یہی معنی ہیں اس آیت کے لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرئیتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ۔ ؎

نعم السمیر کتاب اللہ ان لہ — حلاوۃ ھی احلی من جنی الضرب
بہ فنون المعانی قد جمعن فما — تفتر من عجب الا الی عجب
امر و نھی و امثال و موعظۃ — وحکمۃ اودعت فی اشرف الکتب
مواعظ یجتلیھا کل ذی بصر — و روضۃ یجتنیھا کل ذی ادب

تدوین و نسخِ قرآن کی مختصر تاریخ

(از مولوی لطیف الدین صاحب لطیف سرودی منشی کامل متعلم رحمانیہ)

تاریخ القرآن ایک نہایت وسیع مضمون ہے جس کے ماتحت، ترتیب نزول۔ نظم و تسلسل، قرآنی قصص، ناسخ و منسوخ، اختلافات قرات، اعجاز قرآن، اور تدوین و جمع قرآن سے لازمی طور پر بحث کرنا چاہئے لیکن ایک مختصر مضمون میں ان تمام مباحث کا بالتفصیل تذکرہ کرنا نہایت ہی مشکل امر ہے اسلئے آج ناظرین "محدث" کی زیادتی معلومات کیلئے صرف تدوین و جمع قرآن پر قلم فرسائی کی جارہی ہے۔

فن کتابت صحابہ کرام میں بہت ہی کم پایا جاتا تھا اسلئے ابتدائے اسلام میں عموماً لوگ قرآن مجید کو حفظ یاد کیا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کبھی کوئی آیت اترا کرتی تھی تو آپ اسکو لکھانے کے علاوہ لوگوں کو حفظ یاد کرایا کرتے تھے صحابہ سے بار بار سنا کرتے تھے اور خود بھی سنایا کرتے تھے۔

مکہ میں حضرت ارقم مخزومیؓ کے گھر کو آپ نے تلاوت خانہ مقرر کیا تھا وہیں تمام صحابہ جمع ہوا کرتے تھے اور آپ کو قرآن مجید سنایا اور آپ سے سیکھا کرتے تھے۔ یہ مکان ابتک مکہ میں موجود ہے لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ مسلمان ابتک ایسے تمدن تاریخی اثر

کیطرف سے بالکل غافل ہیں۔

اصحاب صفہ (۸۰ نفوس) کو خاص طور پر آپ قرآنی آیات اسلئے یاد کرایا کرتے تھے کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں پھر کر دوسرے لوگوں کو قرآن مجید یاد کرائیں۔

مہاجرین میں سے حضرت ابوبکرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ۔ اور عبداللہ بن مسعودؓ ابتدا ہی سے قرآن مجید حفظ کرتے آئے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کو قرآن مجید کے ساتھ اسقدر شغف تھا کہ آپ نے مکہ میں اپنے مکان کے ایک حصہ کو تلاوت قرآن کیلئے مخصوص کر دیا تھا۔ عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت آپ کو نہایت پسند تھی۔ آپ نے ان کو خاص اہتمام سے بذات خود قرآن مجید حفظ کرایا تھا۔ مرض الموت کے زمانے میں آپ نے ان سے پورا قرآن مجید پڑھوا کر سنا۔

سالم مولٰے حذیفہ، ابی بن کعب، اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم اجمعین کو بھی پورا قرآن مجید حفظ تھا خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قرآن مجید سکھایا تھا اور لوگوں کو ان سے قرآن مجید یاد کرنے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔

مہاجرین میں سے خلفائے اربعہ کے علاوہ حضرت طلحہ سعد بن وقاص، ابوہریرہ، عبداللہ بن صائب، عبداللہ بن عمرو بن العاص حضرت عائشہ، حفصہ، ام سلمہ اور انصار میں سے عبادہ بن الصامت، ابوحلیمہ، مجمع بن جاریہ، فضالہ بن عبید، مسلمہ بن مخلد، تمیم داری، عقبہ بن عامر اور ابوموسیٰ اشعری جیسے اجلۂ صحابہ قرآن کریم کے حافظ تھے اس کے علاوہ ہر ایک مسلمان قرآن کا ایک معتدبہ حصہ یاد رکھتا تھا یہ ایک ایسا طریقہ تھا جس سے قدرتاً قرآن مجید کی حفاظت کا سامان مہیا ہو گیا تھا اور قرن اول کے بعد بھی ہر ایک زمانہ اور ہر ایک اسلامی ملک میں لاکھوں کی تعداد میں حفاظ قرآن موجود رہے ہیں۔

اہل عرب کی قوت حافظہ اور حدت ذہن میں کون شک کر سکتا ہے وہ اپنے شجرہ ہائے نسب، قومی واقعات اور قصائد کو ایک بار سنکر حفظ کر لیا کرتے تھے قرآن مجید کی حفاظت کا خداوند کریم نے ابتدائے نزول سے ایک بہت بڑا سبب یہ پیدا کر دیا تھا کہ اصحاب کرام کی ایک بہت بڑی تعداد قرآن کی حافظ تھی اور ایسا ہونا بھی ضروری تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کبھی جھوٹ نہیں ہو سکتا تھا۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون ۝ ۱۵/۹ "ہم نے قرآن مجید کو نازل کیا اور ہمیں اسکی حفاظت کرینگے"

کتابت قرآن | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں قرآن مجید مکمل طور پر لکھا گیا تھا یا نہیں؟ اس کیلئے قرآن مجید کی ذیل کی آیات قابل غور ہیں۔

۱۔ ذلک الکتاب لا ریب فیہ ۝ ۲/۲ "اس کتاب میں کوئی شک نہیں"

۲۔ اولم یکفھم انا انزلنا علیک القرآن ۝ ۲۹/۵۱ "کیا ان کیلئے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تجھ پر قرآن نازل کیا"

۳۔ رسول من اللہ یتلوا صحفا مطھرۃ فیھا کتب قیمۃ ۹۸/۲ (سورۂ بینہ)

ان آیات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن مجید آپ کے زمانے میں مکمل ومرتب لکھا جا چکا تھا اور وہ آپ کے زمانے میں کتاب کے نام سے معروف ومشہور تھا۔ اور زیادہ وضاحت کیلئے ابوداؤد کی ایک روایت کے الفاظ ذیل ملاحظہ ہوں:-

جب کوئی آیت اترتی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوراً کسی کاتب وحی کو بلا کر اس کو لکھا دیا کرتے تھے اور یہ بھی بتلا دیا کرتے تھے کہ فلاں جگہ اس کو لکھو۔

حضرت عمر کے اسلام لانے کے واقعہ سے آج کون مسلمان ناواقف ہے آپ اپنی بہن کے یہاں چند قرآن کے لکھے ہوئے اوراق کے پڑھنے سے اسلام لائے تھے ہیں۔ اس سے ایک اور بات کی صاف توضیح ہوتی ہے کہ قریش میں سے جو لوگ پڑھے لکھے تھے وہ بھی قرآن مجید کو لکھ لیا کرتے تھے۔ حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں: "کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نؤلف القرآن من الرقاع" ہم لوگ آنحضرت کے پاس قرآن مجید کو پرزوں اور ٹکڑوں سے لیکر جمع کرتے تھے"

حضرت انسؓ سے ایک روایت ہے "جمع القرآن علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعة کلهم من الانصار ابی ابن کعب ومعاذ بن جبل وابوزید وزید بن ثابت" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چار شخصوں نے قرآن مجید کو جمع کیا اور چاروں انصاری تھے ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابوزید اور زید بن ثابت"

نبی کریم صلعم کے زمانہ میں قرآن مجید رق (چمڑا) کھجور کے پتے اور چھال، ہڈی، شانہ، (لوح) لکڑی اور سفید پتھر کے ٹکڑوں وغیرہ پر لکھا جاتا تھا رق پر لکھی ہوئی چند آیات ابتک یورپ کی بوڈلین لائبریری میں موجود ہیں جس کا چربہ ہیوز نے اپنی ڈکشنری میں دیا ہے" کتابت قرآن کے معاملے میں آپ نہایت ہی اہتمام اور احتیاط سے کام لیتے تھے آپ کی ہمیشہ یہی کوشش ہوا کرتی تھی کہ قرآن مجید کے کاتب ہمیشہ دیانت دار اور باایمان شخص مقرر کئے جائیں۔ مکہ میں کاتبان وحی حضرت ابوبکرؓ عثمانؓ اور حضرت علیؓ وغیرہ تھے۔ مدینہ آکر اس زمرہ میں زبیر بن العوام، ابی بن کعب، حنظلہ الربیع، زید بن ثابت، ابی بن فاطمہ، عبداللہ بن ارقم، شرجیل بن حسنہ، عبداللہ بن رواحہ، امیر معاویہ، خالد بن سعید، اور ریان بن سعید بھی شامل ہوگئے ان کے علاوہ دیگر لوگ بھی قرآن مجید کو اپنے پاس لکھوا کر محفوظ کئے ہوئے تھے ان لوگوں میں معاذ بن جبل، ابوالدرداء، ابو ایوب انصاری، عبادہ بن الصامت، عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عمر کا نام زیادہ مشہور ہے۔

جماعت صحابہ میں اسقدر کاتبوں کے ہوتے ہوئے بھی آپ کی ہمیشہ یہی خواہش رہتی تھی کہ جماعت کتاب میں کسی نہ کسی طرح ہمیشہ زیادتی ہوتی رہے۔ اسرائے بدر میں سے کتابت جاننے والے لوگوں کے فدیہ کا واقعہ آپ لوگوں کو یاد ہوگا۔ آپ نے قیدیوں کے فدیہ میں مال ودولت ملک ومتاع نہیں طلب کیا بلکہ ہر ایک کتابت جاننے والے قیدی کا فدیہ صرف یہ مقرر کیا کہ وہ مدینہ کے دس آدمیوں کو لکھنا سکھادے۔ کتابت قرآن میں آپکی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ آپنے حدیث کی کتابت سے عام لوگوں کو منع کردیا تھا۔ شاید اسلئے کہ کہیں قرآن مجید کے ساتھ غلط ملط نہ ہوجائے۔

خلافت صدیقی اور جمع قرآن | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اگرچہ قرآن مکمل طور پر لکھا جاچکا تھا لیکن وہ متفرق اور منتشر تھا۔ عموماً قرآن حافظوں کے سینوں میں محفوظ تھا۔ آپ کی وفات کے بعد عہد صدیقی میں جنگ یمامہ واقع ہوئی جس میں بہت سے حفاظ اور قاری شہید ہوگئے۔ حضرت عمرؓ نے جب یہ حالت دیکھی تو آپنے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے اس کا تذکرہ کیا اور کہا کہ اگر اسی طرح اور جنگوں میں بھی حفاظ شہید ہوتے رہے تو قرآن کا ایک بہت بڑا حصہ ہم سے فوت ہوجائے گا اسلئے میری رائے یہ ہے کہ قرآن مجید کو ایک کتابی صورت میں جمع کردیا جائے۔ حضرت ابوبکرؓ کسی طرح اس بات پر آمادہ نہ ہوتے تھے انہوں نے کہا کہ میں اس کام کے کرنیکی جرأت کیسے کروں جس کو آنحضور نے اپنے زمانے میں نہیں کیا اور نہ کرنیکا حکم دیا لیکن عمر فاروقؓ برابر اپنی بات پر اصرار کرتے رہے جس کا اثر حضرت ابوبکرؓ پر بقول ان کے یہ ہوا کہ خدا نے ان کا سینہ کھول دیا اور بالآخر وہ جمع قرآن پر آمادہ ہوگئے (زیادہ تفصیل کیلئے بخاری کی باب جمع القرآن کی

روایت پیش نظر رکھیے) چنانچہ ۱۱ھ میں حضرت صدیق نے زید بن ثابت، سالم مولے حذیفہ اور کئی ایک آدمیوں کو جمع قرآن پر مقرر کیا زید بن ثابت کو نبی کریم نے خود قرآن مجید سکھایا تھا اور مرض الموت کے زمانے میں ان سے پورا قرآن مجید پڑھوا کر سنا تھا۔ نیز عہد نبوی میں بھی یہ کاتب وحی رہ چکے تھے اسلئے ان کو اس جماعت کا سرغنہ بنایا گیا۔ حضرت عمرؓ نے مسجد نبوی کے سامنے کھڑے ہو کر اعلان کر دیا کہ جس کے پاس قرآن مجید کا جو کچھ حصہ لکھا ہوا محفوظ ہو وہ زید بن ثابتؓ کے پاس لے آئے تاکہ اس کو یکجا جمع کر دیا جائے۔ لوگ برابر چمڑے، کھجور کی پتیاں، چھال اور پتھر کے ٹکڑے جن پر قرآن مجید لکھا ہوا تھا لانے لگے۔ جمع کا طریقہ یہ تھا کہ حضرت زید بن ثابت ہر اس قرآن کے حصے پر جس کو لوگ ان کے پاس لاتے تھے ۔۔ قسم اور دو گواہ طلب کرتے تھے جب اس طریقے سے وہ چیز پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی تھی تو آپ اس کو قلمبند کر لیا کرتے تھے صرف لکھے ہوئے کو وہ کافی نہ جانتے تھے حالانکہ زید خود حافظ تھے (فتح الباری جلد ۹ ص ۱۲)

سورۂ براءت کی دو آیتیں چونکہ نبی کریم کے مرض الموت کے زمانے میں اتری تھیں جس کے ۹ دن کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا اسلئے وہ سب کے پاس لکھی ہوئی نہ تھیں اور نہ ہی اس کی عام طور پر اشاعت ہوئی تھی لیکن وہ صحابہ جو آپ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے ان سے با خبر تھے۔ حضرت زید بن ثابت نے ان کے لکھنے میں تامل کیا۔ چنانچہ جب حضرت عمر، عثمان، ابی بن کعب اور حارثؓ وغیرہ نے شہادت دی تو آپ نے ان کو سورۂ براءۃ کے آخر میں لکھ دیا۔ علامہ حارث محاسبی لکھتے ہیں۔

"قرآن کو خود آنحضور نے اپنی زندگی میں لکھوایا تھا لیکن وہ چمڑوں، تختیوں اور کھجور کے پتوں پر لکھا ہوا متفرق اور منتشر تھا حضرت ابو بکر نے انہیں متفرق اور منتشر صحیفوں کو صحت اور احتیاط کے ساتھ لکھوا کر ایک جگہ جمع کرا دیا اور شیرازہ لگا کر تاگے سے سی دیا تاکہ اس کا کوئی ورق ضائع نہ ہو۔ یہ مجموعہ بلا کسی ایک حرف کے تغیر و تبدل یا کمی و بیشی کے بجنسہ وہی قرآن تھا جس کو نبی صلعم نے لکھوایا تھا۔ اس میں اسقدر احتیاط اور صحت کا لحاظ رکھا گیا تھا کہ کوئی لفظ قرآن کا نہ لکھنے سے رہ گیا اور نہ کوئی بڑھایا گیا اور بلا استثنا اس پر کل امت کا اجماع ہے (دیکھو تاریخ القرآن)

یہ ایک ایسا مسلم امر تھا جس کے تسلیم کرنے کے علاوہ مخالفین اسلام کو بھی کوئی چارہ نہ تھا سر ولیم میور لکھتے ہیں۔

"کوئی جزو یا کوئی فقرہ اور کوئی لفظ ایسا نہیں سنا گیا جس کو جمع کرنیوالوں نے چھوڑ دیا ہو اور نہ کوئی ایسا لفظ یا فقرہ پایا جاتا ہے جو اس مسلم مجموعہ میں داخل کر دیا گیا ہے کیونکہ اگر ایسے الفاظ یا فقرے ہوتے تو ضرور تھا کہ ان کا تذکرہ ان احادیث میں ہوتا جن میں محمد (صلعم) کی چھوٹی چھوٹی باتیں بھی ان کے افعال و اقوال کے متعلق محفوظ رکھی گئی ہیں" (تاریخ القرآن)

یہ مجموعہ قرطاس پر لکھا گیا تھا۔ خلافت صدیقی میں یہ مصحف حضرت ابو بکر کے پاس رہا آپ کے بعد پھر حضرت عمر کے قبضے میں آیا۔ حضرت عمر نے چونکہ اپنی زندگی میں اپنا کوئی جانشین نہ بنایا تھا اسلئے آپ کی وفات کے بعد امانتہً آپ کی صاحبزادی حضرت حفصہؓ کے پاس رکھا رہا۔

(باقی آئندہ)

اطلاع ہمیشہ پیسہ والے تمام ٹکٹ بھیجا کریں خراب اور استعمال شدہ ٹکٹ کبھی نہ بھیجیں۔ رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع ہر انگریزی ماہ کی ۱۰ تاریخ تک کر دینی چاہیے۔ تبدیلی پتہ اور ہر امر میں چٹ نمبر ضرور لکھیں۔ "باشندگان ریاست" ریاست کے مہر شدہ ٹکٹ ہرگز نہ بھیجیں۔

(منیجر)